140457 ـ مطلقہ عورت كا خاوند كو ديے ہوئے مال كى واپسى كا مطالبہ كرنا

سوال

ايك سائلہ عورت كہتى ہے كہ:

اس نے ساڑھے پانچ برس سے ايك شخص كے ساتھ شادى كى اور اس عرصہ ميں خاوند نے اس كے ساتھ كوئى محبت و مودت ظاہر نہ كى، اس ليے ان كے ازدواجى تعلقات طلاق ہونے پر ختم ہو گئے، اور اب يہ عورت اپنے خاوند سے درج ذيل مطالبات كرتى ہے:

وہ كہتى ہے كہ اس كے خاوند اور سسر نے اس كے نام پر بنك سے قرض ليا تھا، اور اقرار كيا تھا كہ وہ يہ قرض خود ادا كرينگے، يہ مشكل تو حل ہو گئى. دوسرا مطالبہ جس كے متعلق سوال بھى ہے وہ يہ كہ: شادى والے دن اس كے والدين نے اسے مہر كا كچھ حصہ ديا تھا جو اس نے گھر كو سنوارنے ميں صرف كر ديا، اور كچھ شادى كے اخراجات ميں لگا ديا، اور طلاق ہونے كے بعد وہ مہر كا مطالبہ كر رہى ہے كہ وہ اسے اس كا معاوضہ دے ليكن خاوند اس كا انكار كرتا ہے.

حالانكہ اس نے وہ سونا بھى چھوڑ ديا ہے جو اسے شادى پر ديا گيا تھا، اور اس نے سارا سامان اور ہر چيز خاوند كے گھر ميں ہى چھوڑ دى اور خالى ہاتھ ميكے چلى آئى، ليكن خاوند انكار كرتا اور كہتا ہے كہ: اس كے پاس اس كى ادائيگى كے ليے كافى مال نہيں ہے، خاص كر جبكہ اس نے بنك كا قرض ادا كرنا ہے.

حالانكہ بنك سے ليے گئے قرض سے وہ اور اس كے والدين نے ہى فائدہ حاصل كيا ہے، اور يہ بھى صحيح نہيں كہ ميرے حقوق دينے كے ليے اس كے پاس مال نہيں؛ كيونكہ وہ ملازم ہے اور اس كى اپنى كمپنى بھى ہے، اور اس كے علاوہ بھى كئى ايك سرمايہ كارى بھى كر ركھى ہے.

عورت كا كہنا ہے كہ: اس كے باوجود كہ ميں نے يہ سارا معاملہ اللہ پر چھوڑ ديا ہے وہى مجھے اس كا عوض دے گا، ليكن ميں يہ معلوم كرنا چاہتى ہوں كہ ميرے حقوق كيا ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

طلاق بائن والى عورت كو طلاق كے بعد درج ذيل حقوق حاصل ہونگے:

1 ـ المتع: يعنى فائدہ يہ وہ مال يا سامان ہے جو خاوند اپنى بيوى كو طيب خاطر كے ليے ادا كرتا ہے؛ كيونكہ اللہ

عزوجل كا فرمان ہے:

اور تم انہيں كچھ نہ كچھ فائدہ پہنچاؤ خوشحال اپنے اندازے سے اور تنگدست اپنى طاقت كے مطابق دستور كے مطابق اچھا فائدہ دے بھلائى كرنے والوں پر لازم ہے البقرة (236).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى اس طرح ہے:

طلاق واليوں كو اچھى طرح فائدہ دينا پرہيزگاروں پر لازم ہے البقرة (241).

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (126281) كے جواب كا مطالعہ كريں.

2 - مہر مؤجل: اگر اتفاق ہوا ہو كہ كچھ مہر بعد ميں ديا جائيگا.

3 - شخصى قرضے: ہو سكتا ہے وہ قرضے ازدواجى زندگى ميں بيوى كى جانب سے خاوند كو ديے گئے ہوں.

دوم:

اور بيوى نے جو مال خاوند كو ديا يا پھر گھر كا سامان خريدنے ميں صرف كيا تو اس كى كئى حالتيں ہيں:

1 - يہ مال خاوند كو بطور قرض ديا گيا ہو، تو اس صورت ميں خاوند كو يہ مال واپس كرنا واجب ہوگا.

2 - يہ مال راضى و خوشى خود بطور ہبہ اور عطيہ خاوند كو ديا گيا ہو، يا پھر اس نے گھر ميں ركھا ہو تو اس مال كى واپسى لازم نہيں، بلكہ اس كو واپس كرنے كا مطالبہ بھى حرام ہے.

مزيد آپ سوال نمبر (75056) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

- وہ مال اس نے خاوند كو راضى خوشى نہ ديا ہو - يا پھر گھر ميں ركھا - بلكہ خاوند كے ڈر سے ديا ہو كہ كہيں وہ اس كے ساتھ اچھا سلوك نہ كرے، يا اس خوف سے كہ اگر مال نہ ديا تو خاوند اسے طلاق دے دےگا، تو خاوند كو چاہيے كہ وہ يہ مال بيوى كو واپس كرے، اور اگر اس كو واپس كرنا واجب كہا جائے تو بھى غلط نہيں بلكہ صحيح ہوگا.

شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جب بيوى خاوند كو اپنا فالتو سونا اور زيور دے تو يہ عطيہ ہوگا، اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور اگر وہ تمہيں اس مہر ميں سے كچھ ہبہ كر ديں تو تم اسے ہنسى خوشى كھاؤ النساء (4).

جب وہ یہ ہنسی خوشی دے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر وہ اسے بطور قرض دے تا کہ وہ اس سے اپنی ضرورت پوری کر لے اور بعد میں اسے واپس کرے تو جب بھی آسانی ہو اس کو یہ واپس کرنا واجب ہوگا، اس نے جو کچھ اس سے لیا ہے وہ اسے واپس ضرور کرے...

حتی کہ اگرچہ اس نے وہ اسے قرض نہ بھی دیا ہو لیکن بطور معاونت دیا ہو تو جب آسانی ہو وہ اس سے لیے ہوا مال واپس کرے تو یہ افضل و بہتر ہے، اور مکارم اخلاق میں شامل ہوتا ہے، اور یہ اس کا اچھا بدلہ ہوگا، لیکن اگر بیوی کی جانب سے راضی و خوشی عطیہ ہو تو اسے واپس کرنا لازم نہیں.

لیکن اگر وہ اس سے شرما جائے یا پھر اس کے شر سے خوفزدہ ہو کہ وہ اسے طلاق دے دےگا تو اس لیے مال خاوند کو دیا تو اولی و بہتر یہی ہے کہ جب بھی آسانی ہو وہ مال واپس کرے، چاہے بیوی نے کچھ بھی نہ کہا ہو اسے واپس کرنا چاہیے کیونکہ اس نے اس لیے دیا کہ وہ اس کے مکر و شر سے ڈر رہی تھی، یا پھر اسے طلاق کا خدشہ تھا، اور یہ بہت ساری عورتوں سے ہوتا ہے، اس لیے خاوند کو چاہیے کہ وہ مکارم اخلاق کا مظاہرہ کرے اور جب بھی آسانی ہو اس سے لیا ہوا مال واپس کر دے " انتہی

فتاوی الشیخ ابن باز (19 / 12).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو اس کا نعم البدل دے اور آپ کو نیك و صالح خاوند عطا فرمائے.

واللہ اعلم .